سوال

(175)اچانک مرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض دفعہ کوئی شخص اچانک مرجاتا ہے مثلاًٹرین یا بس کے ٹکرانے یا مکان کو آگ لگ جانے یا کسی حادثے کی بنا پر ایسا ہوجاتا ہے ، اس کے متعلق قرآن وحدیث میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مختلف حالات وظروف کی وجہ سے اچانک موت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسم کے جذبات کا اظہار کیا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات قسم کی اموات سے پناہ مانگا کرتے تھے ،ناگہانی موت ، سانپ کے ڈس جانے ، کسی درندے کے چیر پھاڑ کرنے ، آگ لگنے ، غرق ہونے ، کسی چیز کے گرنے ، کسی چیز پر گرنے اور میدان جنگ سے بھاگتے ہوئے موت آنے سے پناہ مانگتے تھے ۔ [1]

اس حدیث میں ناگہانی موت کا بھی ذکر ہے ، جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے کیونکہ ایسے حالات میں انسان ضروری وصیت نہیں کرسکتا ،اپنے قرضوں کی ادائیگی نہیں کرپاتا اور نہ ہی گناہوں سے توبہ کرنے کی مہلت ملتی ہے ، اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ’’اچانک موت مومن کے لئے باعث رحمت اور بدکار کے لئے موجب افسوس ہے ۔‘‘ [2]

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے : ’’اچانک موت ناراضی کی پکڑ ہے ۔‘‘ [3]

اس حدیث کو امام احمد رحمة اللہ علیہ نے بھی بیان کیا ہے ۔ [4]

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ناگہانی موت کافر کے لئے اللہ تعالی کی ناراضگی کی وجہ سے ایک بدترین پکڑ ہے کیونکہ اس کی تمام عمر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں گزری ہوتی ہے ، اچانک موت آنے سے اس کی توبہ کا جو امکان ہوتا ہے وہ بھی ختم ہوجاتا ہے ، اس کے برعکس جب انسان بیمار ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ موت کی طرف بڑھتا ہے ، ایسے حالات میں مرنے سے پہلے اصلاح عقائد اور درستگی اعمال کا موقع ملتا ہے جو اچانک موت سے ختم ہوجاتا ہے لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار ہوتے ہیں وہ ہر وقت موت کے لئے تیار رہتے ہیں اس لئے ان کی اچانک موت رفع درجات کا ذریعہ بنتی ہے ۔ مذکورہ بالا مختلف احادیث میں اسی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے ، امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے : ’’موت کا اچانک آنا ۔‘‘ [5]

پھر انہوں نے ایک حدیث کو ذکر کیا ہے، جس میں ایک شخص کی والدہ کے اچانک مرنے کا ذکر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔[6]

اس سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت کیا ہے کہ مومن کے لئے ناگہانی موت نقصان دہ نہیں ہے کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس ناگہانی موت کا ذکر ہوا تو آپ نے کسی قسم کی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا: البتہ جسے اچانک موت آجائے اس کی اولاد کو چاہیے کہ صدقہ وخیرات کر کے اس کی تلافی کرے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]مسند أحمد ص ۱۷۱ ج ۲۔

[2]مسند أحمد ص ۱۳۷ ج ۶۔

[3]سنن أبي داود، الجنائز: ۳۱۱۰۔

[4]مسند أحمد ص ۴۲۴ ج ۳۔

[5] صحيح البخاري، الجنائز باب ۹۵۔

[6] صحيح البخاري، الجنائز: ۱۳۸۸۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:174

محدث فتویٰ